حوالہ نمبر:19460/44	فتویٰ نمبر: 80378/62	سائل: بنت عبد القادر	مجیب: احسان اللہ شائق عفا اللہ عنہ
مفتی :	مفتی: محمد حسین خلیل	مفتی: سید عابد شاہ	مفتی:
کتاب: حج کے احکام	باب: حج کے متفرق مسائل		تاریخ: 6/11/2023

احرام کی حالت میں خوشبو استعمال کرنے کا حکم

احرام سے متعلق ایک سوال پوچھنا ہے۔احرام میں سرسوں، ناریل، تل، زیتون، بادام وغیرہ کا تیل سر میں بال بٹھانے کے لیے خواتین لگا سکتی ہیں اور کیا احرام سے پہلے اور احرام کی نیت کے بعد لگانے میں کوئی فرق کیا جائے گا حکم کے اعتبار سے؟

الجواب باسم ملہم الصواب

1۔احرام کی حالت میں خوشبو اور خوشبودار تیل کا استعمال ممنوع ہے، اس سے اجتناب کرنا محرم پر لازم ہے، یہ ممانعت مرد اور خواتین دونوں کے حق میں یکساں ہے، زیتون اور تل کا تیل لگانا حالت احرام میں مطلقا ممنوع ہے، کیونکہ یہ تیل اپنی ذات میں خوشبودار ہیں، ان کے علاوہ سرسو، ناریل اور بادام وغیرہ کا سادہ تیل استعمال کرنا دونوں کے لئے جائز ہے، خوشبو ملا کر استعمال کرنا جائز نہیں۔

خوشبو اور خوشبودار تیل استعمال کرنے کی ممانعت تلبیہ پڑھ کر احرام میں داخل ہونے سے لیکر حلق یا قصر کے ذریعہ احرام سے نکلنے تک لے لئے ہے، نیت اور تلبیہ کے ساتھ احرام میں داخل ہونے سے پہلے احرام کے لباس میں خوشبو لگانا اسی طرح سر میں خوشبودار تیل لگانا بلا کراہت جائز ہے۔ البتہ کپڑے میں ایسی خوشبو استعمال نہ کرے جس کی مہک دیر تک باقی رہتی ہو۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (546/2)

(أو خضب رأسه بحناء) رقيق، أما المتلبد ففيه دمان (أو ادهن بزيت أو حل) بفتح المهملة الشيرج (ولو) كانا (خالصين) لأنهما أصل الطيب، بخلاف بقية الأدهان

(قوله لأنهما أصل الطيب) باعتبار أنه يلقى فيهما الأنوار كالورد والبنفسج فيصيران طيبا، ولا يخلوان عن نوع طيب، ويقتلان الهوام، ويلينان الشعر، ويزيلان التفث والشعث بحر، وهذا عند الإمام. وقالا عليه صدقة (قوله بخلاف بقية الأدهان) عبارة البحر: وأراد بالزيت دهن الزيتون والسمسم وهو المسمى بالشيرج، فخرج بقية الأدهان كالشحم والسمن اهـ ومقتضاه خروج نحو دهن اللوز ونوى المشمش فليتأمل.

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق وتكملة الطوري (345/2)

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

ALMUFTI ONLINE

(قوله وتطيب) أي يسن له استعمال الطيب في بدنه قبيل الإحرام أطلقه فشمل ما تبقى عينه بعده كالمسك والغالية، وما لا تبقى لحديث عائشة في الصحيحين «كنت أطيب رسول الله - صلى الله عليه وسلم - لإحرامه قبل أن يحرم» وفي لفظ لهما «كأني أنظر إلى وبيص الطيب في مفرق رسول الله - صلى الله عليه وسلم - لإحرامه قبل أن يحرم»، وفي لفظ لمسلم «كأني أنظر إلى وبيص المسك» وهو البريق واللمعان، وكرهه محمد بما تبقى عينه، والحديث حجة عليه وقيدنا بالبدن إذ لا يجوز التطيب في الثوب بما تبقى عينه على قول الكل على أحد الروايتين عنهما. قالوا وبه نأخذ والفرق لهما بينهما أنه اعتبر في البدن تابعا على الأصح، والمتصل بالثوب منفصل عنه فلم يعتبر تابعا والمقصود من استنانه حصول الارتفاق به حالة المنع منه كالسحور للصوم، وهو يحصل بما في البدن فأغنى عن تجويزه في الثوب إذا لم يقصد كمال الارتفاق حالة الإحرام؛ لأن «الحاج الشعث التفل»، وظاهر ما في الفتاوى الظهيرية أن ما عن محمد رواية ضعيفة، وأن مشهور مذهبه كمذهبهما

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

احسان اللہ شائق عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی

۲۱ ذی قعدہ ۱۴۴۴ھ

الجواب صحیح

سلمان یاسین عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح

محمد حسین

۱۴۴۴/۱۱/۲۱

دار الافتاء
جامعۃ الرشید
احسن آباد کراچی اسلامی جمہوریہ پاکستان

رمضان
فتویٰ نمبر:

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

ALMUFTI ONLINE